رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے پر رونما نہیں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعودؑ)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

بنام مضامین ہم ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے حقیقۃ الوحی

ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ

جلد ۳ | ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت کل رات سے پھر کچھ ناساز ہے

خاندان نبوت میں عام طور پر خیریت ہے +

جناب مکرم محمد حسین خانصاحب جج کانپور جو کچھ عرصہ تک قادیان میں قیام فرمائینگے۔ آپنے اس عرصہ میں خالی رہنے کی بجائے حضرت خلیفۃ المسیح سے درخواست کی کہ جو درس اخویم مکرم ابو الہاشم صاحب چودھری ایم اے کے لئے جاری کیا گیا تھا۔ آپکے واسطے جاری رکھا جاوے اس کے متعلق حضور نے وعدہ فرمایا کہ نماز فجر کے بعد انشاء اللہ ہوا کرے گا امید کی جاتی ہے کہ آجکل میں شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی صحت کو قائم رکھے تا یہ سلسلہ بند نہ ہو +

آمد مہمانان مکرم حافظ محمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس جموں۔ سید دلاور شاہ صاحب تاجر اگنوٹ بمبئی۔ چوہدری غلام مصطفےٰ خانصاحب پنشنر انسپکٹر پولیس ہگھیانہ ضلع ملتان +

اخبار احمدیہ

رام گڑھ سے برادر محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ایک مولوی صاحب آئے۔ انکی ظاہری وضع قطع سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بڑے عالم و فاضل ہونگے لیکن جسوقت وعظ شروع کیا تو نہ قرآن کریم پڑھا اور نہ حدیث کو زبان پر لائے پہلے ہی پنجابی اشعار پڑھنے شروع کر دیئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ناگفتنی کلمات کہنے لگے ختم وعظ کے بعد مولوی صاحب کو چند پیسے مل گئے۔ افسوس یہ لوگ چند پیسوں کی خاطر خدا کے برگزیدہ انسانوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اگر یہ اب بھی یہودی صفت نہیں ہو گئے ہیں تو اور کونسا وقت آئے گا جسوقت مولوی یہودی بنجائیں گے اور مسیح اور مہدی کے آنے کی ضرورت ہوگی۔ یہی تو وہ وقت تھا جبکہ موعودہ مسیح اور مہدی آتا اور لوگوں کو حقیقی اسلام سے مطلع کرتا +

کیمل پور اور حضرو میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ نے گھروں پر جا جا کر تبلیغ کی اور آپکا ایک وعظ بھی ہوا جس کا الحمد للہ کہ بہت اچھا اثر ہوا۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ جو لوگ علماء کہلاتے ہیں۔ دین سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اور احکام الٰہی سے غافل۔ البتہ عوام میں سے بعض سعید روحیں حق سننے والی نکل آتی ہیں جنھیں تبلیغ کر دیجاتی ہے۔ مولوی صاحب دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ اس سفر میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دو شخصوں نے بیعت خلافت کے خط لکھے ہیں +

لاہور سے برادر عطاء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جسمیں ایک نقشبندی مولوی وعظ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تھا کہ "میری قبر کو بت نہ بنانا" اس کا یہ مطلب نہیں کہ میری قبر سے مرادیں نہ مانگنا۔ بلکہ یہ کہ بتوں سے نا امید ہو کر جانیوالوں کیطرح نہ چلے جانا۔ اگر تم مجھے بلاؤ گے تو میں بولونگا اور تمہاری آواز کا جواب دونگا" افسوس کہ ان علماء اور پیشوایان دین کی ایسی درجہ نازک حالت ہوگئی ہے اور پھر یہی کہے جاتے ہیں کہ کسی امام

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

کی ضرورت نہیں۔ کیا ایسے ہی وقت میں خدا کے برگزیدہ لوگ نہیں آیا کرتے +

تحریک دعا سونگ ضلع گجرات سے منشی محمود خاں صاحب مدرس۔ اور بڑودہ سے برادر محمد یوسف خانصاحب اپنی بعض مشکلات دُور ہونے کے لئے۔ اور بنوڑ سے میاں نتھو صاحب اپنی اہلیہ کی شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں +

مشرقی افریقہ سے برادر ایوب احمد صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں ڈاکٹر رحمت علیصاحب نے اپنے عمدہ اخلاق سے جو احمدیت کا بیج بویا تھا اسکی وجہ سے لوگوں میں ایک محبت آگئی تھی۔ چونکہ ان کے بعد کوئی ایسا احمدی یہاں نہیں آیا جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیروی کے اعلیٰ نمونہ سے لوگوں کے دلوں کو مسخر کرے۔ اس لئے لوگوں میں سستی واقع ہوگئی ہے خدا اس سستی کو دُور کرے نیز لکھتے ہیں میں اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق کچھ نہ کچھ تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک انگریز سے تثلیث کے متعلق گفتگو ہوئی تو وہ میرے مطالبات کا کوئی جواب نہ دے سکا گفتگو کے بعد میں نے اسے ٹیچنگ آف اسلام کی ایک کاپی دی جسے اُس نے خوشی سے لیا +

مجوزہ قانون رواج

کے متعلق جو میموریل گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بھیجا جانے کی تحریک گزشتہ اشاعتوں میں شائع ہوچکی ہے اس کا عمل درآمد مقامی احمدی انجمنوں کیطرف سے شروع ہوگیا ہے چنانچہ صریح تحصیل نکودر کی انجمن احمدیہ نے ایک عرضداشت بوساطت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جالندھر گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجدی ہے تحصیل قوال شہر میں بھی انجمن احمدیہ کریام کے اہتمام سے ریزولیوشن تیار ہوگیا ہے اور ایک محضر پر احمدیان علاقہ کے دستخط لئے جارہے ہیں دیگر مقامات کی جماعتیں بھی امید ہے کہ جلدی اس طرف توجہ کریں گی +

انبالہ سے برادر مکرم بابو گلاب خان صاحب جنہیں دشمنوں کی سازش سے ناگہانی ابتلا پیش آگیا ہے احمدی احباب کو پھر دعا کے لئے توجہ دلاتے ہیں +

خریداران الفضل ترسیل زرچندہ کیطرف فوری توجہ فرمادیں دفتر کو اسوقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے +

خبریں

خلاصہ واقعات جنگ

بلغاریہ جو اٹلی کی دو دستدار طاقتوں سے لڑرہا ہے اور اس وجہ سے اٹلی نے بھی اسکے خلاف اعلان کردیا ہے تو اب اٹلی و جرمنی کے تعلقات میں بھی فرق آجائے گا جس کا ولایتی اخباروں میں چرچا ہورہا ہے +

جرمن جہاز لباؤ میں روک لئے گئے ہیں کیونکہ برٹش آبدوز وہاں سے دیکھے گئے ہیں +

پیٹروگراڈ کی تار خبر بحوالہ جرمن مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ سمندریہ سے جانب جنوب و مشرق جرمن پیشقدمی مسدود ہوگئی ہے +

لنڈن سے ۲۰ر اکتوبر کی تار خبر ہے کہ مغربی محاذ میں دشمن نے ہماری خندقوں پر بڑی بھاری گولہ باری کی۔ اور وہ انھیں عبور کرکے کھلے میدان میں حملہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ہماری کلدار توپوں اور بندوقوں نے ایسی آگ برسائی کہ وہ بالکل رُک گیا ہوہنزولرن کے نواح میں بمبوں سے بھی چند حملے کئے مگر اسکو شدید نقصان اٹھاکر پسپا ہونا پڑا۔ اراس وغیرہ کی طرف خاص شدت سے توپیں چھوٹیں فرنچ توپچیوں نے دشمن کے بڑے بڑے ذخائر حرب اُڑادیئے پھر جرمنوں نے ریمز کے مشرق میں بڑے زور کی گولہ باری کی +

روسی محاربات میں مٹاؤ اور ڈوینسک کیطرف لڑائی برابر ہورہی ہے۔ دریائے سٹرپا کے بائیں کنارے روسیوں نے حال میں اور بہت سے قیدی اور ۴ کلدار توپیں گرفتار کیں۔ دشمن ان کے تعاقب سے بدحواس ہوکر بھاگ نکلا +

آسٹرو جرمن مرکز پر روسیوں نے (۲۱ر اکتوبر) جو دھاوا کیا تو ایک اہم مورچہ ان کے قبضہ میں آیا اور دشمن کے ۸۵۔ افسر ۳۵۵۲ جوان۔ ایک توپ معمولی اور دس کلدار توپیں بھی گرفتار کیں +

معرکہ سرویہ پر بحث کرتا ہوا ٹائمز لکھتا ہے کہ اسیر اسوقت نصف درجن مقامات سے حملہ ہورہا ہے اور اس کی حالت نازک ہے مگر چونکہ علاقہ زیادہ تر پہاڑی ہے اس واسطے وہ سب طرف سے بھگت لے گا +

گورنمنٹ رومانیہ نے پیٹروگراڈ کو ایک سفارت بھیجی ہے جو بہت اہم سمجھی جاتی ہے +

سرویہ کو مدد دینے کی غرض سے اطالین سپاہ سرحد البانیہ پر پیشقدمی کررہی ہے اور دشمن کے علاقہ پر دھاوا کرے گی۔ اس پیشقدمی کے نتائج طمانیت بخش ہیں بعض اچھے موقعے سپاہ مذکور کے قبضہ میں آچکے ہیں +

شملہ۔ ۲۱ر اکتوبر۔ صاحب وزیر ہند کے پیام برقی سے معلوم ہوتا ہے کہ برٹش افواج کے مقابلہ میں ۲۷ر ستمبر سے اب تک دشمن نے اپنے محاذ پر ۴۸ بٹالین کی کمک پہنچائی ہے۔ ہلیوچ کے قریب اس نے ہمارے مورچہ پر پہلے بڑی بھاری گولہ باری کی پھر حملہ کردیا مگر اسے ہر جگہ پسپا ہونا پڑا۔ فرانسیسیوں کا بیان ہے کہ جرمنوں نے ریمز کے مشرق میں پہلے تو بڑی بھاری جمعیت کے ساتھ دیر تک شدومد سے گولہ باری کی۔ شیل اور زہریلی گیس سے بھی کام لیا۔ بعض مقامات پر سامنے والی خندقوں کی لائن میں گھستے چلے گئے مگر بعد میں پسپا کردیئے گئے۔ سوشینز کے شمال مشرق میں بھی جرمنوں نے تین ناکام حملے کئے +

روسی رپورٹ ہے کہ ریگا کے جنوب میں ہولناک جنگ ہوئی اور جرمنوں کا ادعا ہے کہ کچھ اور آگے بڑھ کر دریائے ڈوئنا تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ فریڈرکسٹاٹ کے شمال مغرب میں ریگا ریلوے پر بھی گولہ باری کررہے ہیں۔ علاقہ ڈوئینسک میں شدید گولہ باری کی خبر ہے۔ وسط میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ مگر جنوب میں روسیوں نے بعض دیہات پر قبضہ کرلیا ہے۔ سرویوں کا بیان ہے کہ وہ سمندریہ سے جانب جنوب ہٹ آئے ہیں۔ سرحد بلغاریہ پر بڑے زور کی لڑائی ہوئی۔ بلغاریوں نے نش سے ساٹھ میل جنوب میں ورانیہ کے قریب ریلوے لائن کاٹ دی ہے +

اطالوی محاذ پر آسٹروی مراسلہ سرکاری کے بموجب تمام حملے پسپا کردیئے گئے مگر لڑائی ایک بڑے پیمانہ پر جاری ہے آسٹروی لشکر کی تعداد اب ۸ لاکھ ہوگئی ہے مگر ان کے حملے جو انھوں نے مفتوحہ مورچوں کو خطرہ میں ڈالنے کی غرض سے کئے بالکل ناکام رہے +

سلانیک میں افواج متحدہ پوری خوش اسلوبی سے خشکی پر اُتر رہی ہیں۔ آبدوزوں نے مزاحمت کرنا چاہی مگر کامیابی نہ ہوئی +

خواجہ کمال الدین صاحب کی اس تحدی کا جواب کہ احمد قادیانی کو ساحر نہیں کہا گیا

دو دن کا عرصہ گذرتا ہے کہ ایک صاحب جو سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں قادیان آئے۔ تو انھوں نے وہاں کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے اسبات کا ذکر بھی کیا کہ خواجہ صاحب کا وہاں جو لیکچر ہوا تھا اسمیں انھوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو اکسانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ اور بیان کیا کہ اسلام پر تیرہ سوسال میں ایسا کوئی خطرناک حملہ نہیں ہوا۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ نے اسوقت کیا ہے (غیر مبائعین چونکہ کسی سلک میں منسلک نہیں اور کسی واجب الاطاعت لیڈر کے ساتھ نہیں اس لئے جماعت نہیں کہلا سکتے) کیونکہ اس جماعت کے لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد رسالت کا دروازہ کھولدیا ہے اور یہ غضب کیا ہے کہ غلام احمد کو احمد بنادیا ہے۔ غرض اس طرح کے جوش دلانیوالے کلمات استعمال کرکے انھوں نے اپنی طرف سے پورا زور مارا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی کو سیالکوٹ میں روکدیں اور اسکے کامیابی کے دروازے بند کردیں۔ اور وہ لوگوں کی نظروں میں ایسے ہو جائیں جیسی کہ ایک سڑا ہوا مردار۔ کہ ہر ایک شخص اپنی آنکھیں اس سے ہٹا لیتا ہے بلکہ اسکے پاس سے گذرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ خواجہ صاحب غالبًا اپنے دلمیں خوش ہونگے کہ ہم نے اس ذریعہ سے ایک بہت بڑی فتح حاصل کی ہے لیکن درحقیقت خدا تعالےٰ نے ان کو ذلت و رسوائی کے عمیق گڑھے میں اوندھے مُنہ گرادیا ہے اور انکے مُنہ سے اس لیکچر میں ایسے کلمات نکلے ہیں کہ جنکی غلطی جب انکو معلوم ہوگی یا یہ معلوم ہوگا کہ میرے کلام کی کمزوری کا لوگوں کو علم ہوگیا ہے تو ان کا دل خواہش کرے گا کہ یالیتنی کنت ترابا۔ کاش! کہ میں مٹی ہی ہوتا۔ اور انسان نہ بنتا کہ اس قسم کے خلاف واقعہ کلمات بڑی تحدی کے ساتھ ایک بڑی مجلس میں بیان کرکے اپنے لئے شرمندگی کا سامان مہیا کرلیتا مگر جو ہونا تھا وہ ہوچکا اور خدا تعالیٰ کی تدبیر خواجہ صاحب پر غالب آئی اور وہ اسبات کے کہنے پر مجبور ہوئے جو انکے علم اور انکی دیانت پر ایک خطرناک حملہ ہے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ (سورۃ آل عمران) انھوں نے جماعت احمدیہ کو لوگوں کی نظروں میں سبک کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن خدا تعالےٰ نے انکے ہی کلام سے انکی رسوائی کا سامان کردیا۔ اور وہ اس طرح کہ جیسا کہ مجھ سے سیالکوٹ سے آئے ہوئے صاحب نے بیان کیا ہے اور کچھ خطوط سے بھی اس کی تصدیق ہوئی ہے خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احمد ہونے پر جو دلائل دیں ان میں سے ایک دلیل جسپر انھوں نے خاص زور دیا۔ اور جسکی مضبوطی اور قوت کے خواجہ صاحب کے لیکچر میں بیٹھے ہوئے تمام سامعین معترف بیان کئے جاتے ہیں یہ تھی کہ قرآن کریم میں آنے والے احمد کی نسبت لکھا ہے کہ فلما جاءھم بالبینات قالوا ھٰذا سحر مبین یعنی جب وہ بیّنات کے ساتھ ان کے پاس آیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو ایک کھلا کھلا سحر ہے اور چونکہ مرزا صاحب کے مخالفین کے لٹریچر میں مرزا صاحب کی نسبت جادوگر یا ساحر کا لفظ نہیں ملتا اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے اور خواجہ صاحب نے اس دلیل پر اسقدر زور دیا کہ گویا اس جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ ایک ہی ہتھیار کافی ہے جب میرے سامنے یہ بات بیان کیگئی تو مجھے سخت حیرت ہوئی اور مینے خیال کیا کہ شائد خواجہ صاحب نے کچھ اور کہا ہو اور لوگوں کو سمجھنے میں دھوکا لگا ہو۔ لیکن یہ میرا شک اسی وقت دُور ہو گیا جب ایک دوست نے بیان کیا کہ یہ بات تو پیغام صلح اخبار میں بھی شائع ہو گئی ہے چنانچہ مینے اس اخبار کو منگوا کر پڑھا تو اس میں مفصلہ ذیل عبارت کو دیکھ کر میرے دلمیں یقین ہو گیا کہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور اس نے خواجہ صاحب کو انکے بے موقعہ دعووں کی سزا دینے کے لئے یہ سامان کیا ہے۔ پیغام صلح اخبار (جو خواجہ صاحب اور انکے ہم خیالوں کا آرگن ہے) لکھتا ہے +

"پھر من بعدی اسمہ احمد کے بعد صاف طور پر لکھا ہے کہ فلما جاءھم بالبینات قالوا ھٰذا سحر مبین۔ یعنی جب وہ بیّنات کے ساتھ آگیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ اب مرزا صاحب کے مخالفین کا لٹریچر دیکھو۔ جاؤ محمد حسین کا لٹریچر دیکھو۔ جاؤ ثناء اللہ کا لٹریچر دیکھو۔ جاؤ ابراہیم جماعت علی وغیرہم تمام مکفرین و مترددین کا لٹریچر چھان مارو۔ اور ہمیں بتاؤ کہ کسی نے مرزا صاحب کو جادوگر کہا ہو کسی نے بھی ایسا نہیں کہا۔ اور بالمقابل جاؤ قرآن کو دیکھو کیا صاف طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین نے "ھٰذا سحر مبین" نہیں کہا پھر اس کھلی اور واضح دلیل کے ہوتے ہوئے تم کیسے حضرت مرزا صاحب کو اس پیشگوئی کا حقیقی مصداق قرار دے سکتے ہو۔ ہاں وہ ظلی اور بروزی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق ضرور تھے" (صفحہ ۵ مورخہ ۱۴ - اکتوبر ۱۹۱۵ء) اگر خواجہ صاحب ایسی تحدی نہ کرتے تو شائد یہ ایک معمولی غلطی سمجھی جاتی۔ لیکن ان کا اس قدر زور دینا اور دعویٰ کرنا کہ کبھی کسی مخالف نے مرزا صاحب کو جادوگر نہیں کہا اور یہ کہ سب مخالفین کی کتابوں کو پڑھ کر دیکھ لو کسی میں بھی یہ لفظ نہ پاؤ گے ثابت کرتا ہے کہ ان کو اس دلیل پر کس قدر ناز ہے (گو ہمیں یقین ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کا نام لیا ہے انکی کتابیں پڑھی نہیں اور صرف لیکچر کو مزہ دار بنانے کے لئے اس قدر نام لے دیئے ہیں۔ اور اگر یہ ہمارا دعویٰ غلط ہو اور انھوں نے لیکچر کے دن سے پہلے ان مخالفین کی نصف یا چوتھائی یا دسواں حصہ کتب بھی پڑھی ہیں تو وہ قسم کھا کر اسبات کا اعلان کردیں ہم ان کو تاوان دینے کے لئے تیار ہیں) مگر جیسا کہ میں ابھی بیان کرونگا۔ یا تو خواجہ صاحب نے پبلک کو دھوکا دینا چاہا ہے یا تو ہی قرآن کریم کے مضامین پر غور کی کمی۔ علم حدیث سے خالی ہونے عربی زبان کی ناواقفیت اور احمدی سلسلہ کے لٹریچر سے بے خبر ہونے کی وجہ سے دھوکا خوردہ ہیں۔ خواجہ صاحب کو اس بات پر اصرار ہے کہ مرزا صاحب کو کسی نے جادوگر نہیں کہا اس لئے آپ احمد نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان کو چاہیئے تھا کہ اس دعویٰ سے پہلے وہ قرآن کریم پر ایک نظر ڈال لیتے اور دیکھتے کہ قرآن کریم نے سحر کے کیا معنے کئے ہیں پھر اگر ان معنوں میں سے کسی معنے کی رو سے بھی مرزا صاحب کو ساحر نہ کہا جاتا تو بیشک ان کا حق تھا کہ ایک بڑے مجمع میں اسقدر تحدی کرتے ان کو ایک مذہبی لیکچرار ہونے کا دعویٰ ہے اور ایک اسلامی لیکچرار وہی ہو سکتا ہے جو قرآن کریم کے الفاظ اور کم سے کم اس کے بڑے بڑے مضامین سے واقفیت رکھتا ہو۔ پھر خواجہ صاحب تو یورپ میں تبلیغ اسلام کرنے کے مدعی ہیں ایک اسلامی رسالہ کے ایڈیٹر کہلاتے ہیں لوگوں سے ہزاروں روپیہ اسکی مدد کے لئے جمع کرتے ہیں۔ انکے دوست ان کے ساتھیوں کے امیر۔ انکے لیکچروں کو معارف قرآنی سے پُر

بتاتے ہیں پس ان کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ ان الفاظ کے جو قرآن کریم میں وارد ہیں ان معانی سے ضرور واقف ہوں جو خود قرآن کریم میں ہی استعمال ہوئے ہوں لیکن افسوس کہ پیغام صلح کا مندرجہ بالا حوالہ قرآن کریم کے مضامین سے ان کی ناواقفیت پر ایک زبردست شاہد ہے اور صاف بتا رہا ہے کہ خواجہ صاحب کو قرآن کریم پر تدبر کرنے کی عادت نہیں ہے +

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ساحر کے معنے جادوگر کے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ساحر جھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔ جو دلربا بات بنا کر لوگوں کو حق سے پھیر دیتا ہے اور کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کو لوگوں نے جھوٹا کہا ہے۔ اور ان کے کلام کو تاویلات کا ذخیرہ بتایا ہے۔ جو نادان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیتی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھٰذا الا سحر مبین۔ (پارہ ۱۲۔ رکوع اول) یعنے جب تو ان لوگوں سے کہتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد اٹھائے جائیں گے تو ضرور ضرور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے۔ نہیں یہ بات مگر کھلا کھلا سحر اب فرماویں کہ اس جگہ سحر کے معنے جادو کے کئے جائیں یا جھوٹ کے کیا آیندہ زمانہ کے متعلق کوئی خبر دینے کو جادو کہتے ہیں یا قیامت کا اقرار کرنا کسی زبان میں جادو کہلاتا ہے اگر نہیں تو اسجگہ سحر کے معنے سوائے جھوٹ کے اور کیا ہو سکتے ہیں اور اس آیت کے اس کے سوا کیا معنے کئے جا سکتے ہیں کہ جب کافروں کے سامنے بعث بعد الموت کا مسئلہ پیش کیا جاتا تو وہ کہدیتے تھے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے یا جب وہ آیات قرآنیہ جن میں یہ ذکر ہوتا ان کو سنائی جاتیں تو وہ کہدیتے کہ یہ جھوٹ ہے اور اگر آپ تفاسیر کو دیکھیں تو وہاں یہ لکھا ہوا پائینگے کہ سحر کے معنے اسجگہ باطل کے ہیں اب براہ مہربانی خواجہ صاحب جواب دیں کہ ان کو اپنی ساری عمر کوئی ایسا شخص ملا ہے یا نہیں جس نے حضرت صاحب کے کلام کی نسبت کہا ہو کہ وہ جھوٹ ہے اگر ملا ہے تو کہاں گیا ان کا یہ دعویٰ کہ کبھی کسی نے مرزا صاحب کو ساحر نہیں کہا شاید خواجہ صاحب کہدیں کہ ہمنے تو یہ نہیں کہا کہ کسی نے مرزا صاحب کو ساحر نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ آپ کو کسی نے جادوگر نہیں کہا لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں احمدؑ کے متعلق آیت میں سحرٌ مبین آتا ہے۔ جادو کا لفظ وہاں نہیں ہے اور نہ یہ لفظ عربی زبان کا لفظ ہے پس جو لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے اسی کے معنوں کا لحاظ ہو گا نہ کہ جادو کا۔ ہاں ممکن ہے کہ خواجہ صاحب کو یہ خیال ہو کہ چونکہ ہندوستان میں سحر جادو کو کہتے ہیں اس لئے ہم وہی معنے کرینگے اور نہیں + تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس طرح ان کو آریوں کے اس اعتراض کو بھی قبول کرنا پڑے گا کہ اللہ تعالےٰ کو قرآن کریم میں نعوذ باللہ من ذالک فریبی کہا گیا ہے (جیسا کہ وہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں) کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی نسبت مکر کا لفظ آیا ہے اور مکر فریب کو کہتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم (نعوذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ کی نسبت فریب کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ ان کو اس اعتراض کا جواب یہی دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا ہے نہ کہ اردو میں۔ پس مکر کے جو معنے عربی زبان میں مستعمل ہیں وہ کئے جائینگے نہ کہ جو معنے اردو میں مستعمل ہیں پس اگر خواجہ صاحب کو بھی یہی دھوکا لگا ہے تو یہی جواب ہم ان کو بھی دیتے ہیں کہ قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے سحر کے معنے اسی وسعت سے کئے جائینگے جس قدر کہ عربی زبان میں مستعمل ہیں اور خصوصاً جسقدر کہ قرآن کریم میں آئے ہیں پھر ایک اور آیت سنیئے:۔

سورہ صٓفّٰت میں آتا ہے وقالوا ان ھٰذا الا سحر مبین ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون یعنی اور کہتے ہیں کہ یہ ایک کھلا سحر ہے کیا ہم جب مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم پھر دوبارہ اٹھائے جائینگے:۔ اس آیت میں بھی سحر کے معنے جھوٹ ہی کرنے پڑینگے +

اسی طرح سورۂ زخرف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما جاءھم الحق قالوا ھٰذا سحر وانا بہ کافرون وقالوا لولا نزل ھٰذا القرآن علےٰ رجل من القریتین عظیم۔ اور جب آیا ان کے پاس حق تو انھوں نے کہدیا کہ یہ تو سحر ہے اور ہم اسکے منکر ہیں اور کہا کہ کیوں یہ قرآن مکہ اور طائف دو بڑے بڑے شہروں میں سے کسی بڑے آدمی پر نازل نہ ہوا۔ یعنے یہ کلام نعوذ باللہ جھوٹا ہے + اگر سچا ہوتا تو کسی بڑے آدمی پر نازل ہوتا۔ اب خواجہ صاحب فرمائیں کہ اس آیت میں سحر کے معنے جادو کس طرح کئے جائیں +

یہ تو چند آیتیں میں نے لکھی ہیں۔ ایسی اور بہت سی آیات قرآن کریم میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کے معنے جھوٹ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور ایسے کلام کو بھی کہتے ہیں جو تاویلات رکیک سے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے کہا جائے اور سحر کے ان معنوں کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں نے کروروں دفعہ ساحر کہا ہے کیونکہ آپ کے مخالف کروڑوں ہیں۔ جن میں سے بعض کا تو پیشہ ہی آپ کو جھوٹا کہنا ہے اور یہی ان کا ذریعہ آمدنی ہے۔ اور اگر آپ کو ہمارے مخالفوں کے لٹریچر ہی میں یہ بات دیکھنے کا شوق ہے تو آپ اشاعۃ السنہ جلد ۱۲ ع ۵ دیکھیں جہاں مولوی نذیر حسین شیخ الکل دھلوی نے آپ کی نسبت سب وشتم سے کام لیا ہے اسی طرح اشاعۃ السنہ جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء کی وہ عبارات پڑھیں جہاں مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور پھر دیکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو کسی نے جھوٹا کہا ہے یا نہیں اور اس بات میں بھی کس کو شک ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کی نسبت آپکے مخالف مولوی ہمیشہ سے یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ ان کے اندر کوئی ایسی تاثیر ہے کہ ان کے پڑھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی تو اپنے وعظوں میں اسی بات پر زور دیا کرتے ہیں کہ ان کی کتابیں نہ پڑھو اور نہ احمدیوں کے جلسوں میں جاؤ۔ سعد اللہ نومسلم نے ۱۳۱۳ھ میں ایک نظم میں لکھا تھا کہ اسکی (یعنی حضرت مسیح موعود کی) کتابیں ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہیں کفر کے فتووں کو پڑھیں ان میں آپ کی کتابوں کو پڑھنے سے کسقدر روکا ہے کیونکہ وہ دل پر اثر کرتی ہیں حال میں شمس العلماء مولوی کمال الدین صاحب ایم۔ اے چٹاگانگ کا خط آیا ہے۔ کہ میں قادیان جانے سے تامل کرتا ہوں کیونکہ وہاں کوئی ایسی چیز ہے جو مرید بننے کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ (یعنی سحر مبین) +

غرض اگر خواجہ صاحب قرآن کریم میں سحر جن معنوں میں آیا ہے ان کو مدنظر رکھتے تو کبھی یہ بات نہ کہتے کہ مرزا صاحب کو ساحر نہیں کہا گیا + اس کے بعد میں خواجہ صاحب کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر قرآن کریم کے مضامین پر ان کو عبور نہ

تھا تو حدیث نبی کریمؐ ہی کو دیکھتے کہ اس میں سحر کا لفظ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے اور پھر غور کرتے کہ مرزا صاحب کو ان معنوں کے رو سے کسی نے ساحر کہا ہے یا نہیں مگر مشکل تو یہ ہے کہ احادیث سے خواجہ صاحب کو قرآن کریم سے بھی زیادہ بُعد ہے اور ان سے بھی بالکل ناواقف ہیں +

حدیث میں آتا ہے۔۔۔ قیس بن عاصم المنقری والزبرقان بن بدر و عمرو بن الاہتم قدموا علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسأل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عمرا عن الزبرقان فاثنیٰ علیہ خیرا فلم یرض الزبرقان بذٰلک وقال واللہ یا رسول اللہ انہ لیعلم انّی افضل مما قال ولکنہ حسد مکانی منک فاثنیٰ علیہ عمرو شرا ثم قال واللہ ما کذبت علیہ فی الاولیٰ ولا فی الاٰخرۃ ولکنہ ارضانی فقلت بالرضا ثم اسخطنی فقلت ما بسخط فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انّ من البیان سحرا۔ یعنی قیس زبرقان اور عمرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے عمرو سے زبرقان کی نسبت سوال کیا انھوں نے انکی تعریف کی اس پر زبرقان نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے جو حضور سے قرب حاصل ہے اسپر اُس نے حسد کیا اور میری وہ تعریف نہیں کی جس کا میں حقدار تھا اس پر عمرو نے اس کی مذمت شروع کر دی پھر کہنے لگے خدا کی قسم میں نے جھوٹ کہا تھا نہ اب کہا ہے لیکن جب اُس نے مجھے خوش کیا تو میں نے بھی اسے خوش کیا اور جب اُس نے مجھے ناراض کیا تو میں نے ناراضگی سے جواب دیا (یعنے پہلے اس کے محامد بیان کر دیئے پھر اُس کے عیوب بیان کر دیئے جو کچھ حق تھا) اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان بھی سحر ہوتے ہیں یعنی دوسرے کے قلب پر اثر کرنیوالے۔ خواجہ صاحب فرمائیں کہ کیا ان معنوں کے رو سے حضرت مسیح موعود کو ساحر نہیں کہا گیا اگر آپ کے کلام کے با اثر ہونے کے مخالف بھی قائل رہے ہیں اور اسی وجہ سے اس کے پڑھنے سے لوگوں کو روکتے رہے ہیں تو پھر یہ کہنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کو کبھی کسی نے ساحر نہیں کہا +

اسی طرح ایک اور حدیث ہے اس سے بھی سحر کے معنے کھل جاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے من تعلم بابا من النجوم تعلم بابا من السحر یعنی جس نے ستاروں کے علم کا کوئی حصہ پڑھا اس نے سحر کا کوئی حصہ پڑھا یہاں ستاروں کے علم کا نام سحر رکھا ہے اور کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کو آپ کے مخالفوں نے نجومی کہا ہے اور ایسا اپنی کتابوں میں لکھتے رہے ہیں چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جلد شانزدھم میں آپ کی نسبت لکھا ہے "نجومی رملی۔ جوتشی۔ جفری" اب خواجہ صاحب فرمائیں کہ کیا نبی کریمؐ کی تشریح کے مطابق حضرت مرزا صاحب کو ان کے مخالفوں نے ساحر (یعنی ستاروں کا علم جاننے والا) کہا ہے یا نہیں اگر کہا ہے تو کہاں گیا آپ کا وہ دعوےٰ کہ جاؤ کسی مخالف کی تحریر دیکھو اس نے مرزا صاحب کو کبھی ساحر کہا ہے +

قرآن و حدیث کے بعد لغت کسی لفظ کے معنے حل کر سکتی ہے لیکن چونکہ خواجہ صاحب علم عربی سے بالکل ناواقف ہیں اس لئے لغت عرب سے تو ان کو تعلق ہی نہیں لیکن کاش کہ وہ اپنے کسی دوست سے سحر کے معنے پوچھ لیتے یا مولوی محمد علی صاحب کے تفسیری نوٹوں میں سے ماکفر سلیمان والی آیت پر جو نوٹ ہے اسی کا مطالعہ کر لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ سحر کے اصل معنے صرف الشیء عن حقیقتہ الی غیرہ کے ہیں یعنی ایک شے کو اسکی حقیقت سے پھیر کر اور طرف لیجانا اور جھوٹ بھی اسی لئے سحر ہے کہ اس کا کہنے والا لوگوں کو حقیقت سے دُور کرتا ہے اور دھوکے کو بھی سحر اس لئے کہتے ہیں کہ اسکے ذریعہ سے بھی انسان کو حقیقت سے پھیرا جاتا ہے اور فساد کو بھی سحر کہتے ہیں کیونکہ اس سے بھی بہت سے حقوق کو ضائع کیا جاتا ہے اور جو لوگ ستاروں کی رفتار سے بعض باتیں اخذ کر کے بتاتے ہیں وہ بھی سحر ہوتا ہے کیونکہ اس سے بھی لوگ حقیقت سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور عمدہ بیان بھی سحر ہے کیونکہ وہ بھی انسانی عقل پر پردہ ڈالدیتا ہے اور سادہ لوحوں کو حق سے پھیر دیتے ہیں ایک کاری حربہ ہوتا ہے اور کبھی سحر کے معنے صرف پھیر دینے کے ہوتے ہیں۔ اور جس سحر کی طرف آپ کی توجہ گئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسکو بھی سحر اسی لئے کہہ لیتے ہیں کہ بعض نادانوں کا خیال ہے کہ اس کے ذریعہ سے انسانی دل کو جسطرف چاہیں پھیر دیں اور دشمن کو دوست بنالیں۔ چنانچہ عربی میں کہتے ہیں سحرہ جسکے معنے ہوتے ہیں اسکے دل سے بغض کو دور کر کے محبت پیدا کر دی۔ اسی طرح لوگ خیال کرتے ہیں کہ سحر کے ذریعہ سے انسان کو مار دیا جا سکتا ہے یا بیمار کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ معنے اسکے اسی لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان باتوں میں بھی زندگی سے موت کی طرف اور صحت سے بیماری کی طرف حالت منتقل ہو جاتی ہے۔ ان تمام معنوں میں سے سوائے آخری معنوں کے باقی سب کی نسبت میں ثابت کر چکا ہوں کہ انکے رو سے حضرت مسیح موعود کو ساحر کہا گیا ہے +

اب لیجئے جادوگر کے معنے سو اس کے متعلق اگر آپ تحقیقات فرماتے تو معلوم ہو جاتا کہ حضرت مسیح موعود کو ساحر کہا گیا ہے۔ چنانچہ جسطرح آپنے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے ساحر کہنے کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ ان کو کہا جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کے الہامات میں بھی موجود ہے کہ انکو ساحر کہا گیا۔ جیسا کہ آپ کا الہام براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸ - ۵۱۹ پر درج ہے۔ وقالوا انّی لک ھٰذا۔ ان ھٰذا الا سحر یؤثر۔ (ترجمہ جو خود حضرت اقدس نے کیا ہی) اور کہیں گے یہ تجھ کو کہاں سے حاصل ہوا یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ دوسرا الہام صفحہ ۹۸ ۴ پر درج ہے۔ ام یقولون نحن جمیع منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر واستیقنتھا انفسھم وقالوا لات حین مناص فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ولو ان قراٰنا سیرت بہ الجبال۔

(ترجمہ از حضرت اقدس) کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی اور پیٹھ پھیر لینگے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ اُنکے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں۔ اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا۔ اور اگر تو سخت دل ہوتا۔ تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے۔ اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور

الہام القا ہوئیں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا۔ اور شاید ایسے ہی لوگ اور بھی نکل آئیں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجہ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں ۔

(۳) اور آسمانی فیصلہ کے ٹائیٹل کے آخری صفحہ پر یہ الہام درج فرمایا ہے۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر (ترجمہ حضرت اقدس) اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لینگے اور قبول نہیں کرینگے۔ اور کہینگے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے اس حوالہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور سحر کے معنے فریب فرماتے ہیں

(۴) اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۴ پر یہ الہام درج ہے - وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ اس کا ترجمہ حضور نے صفحہ ۲۶ پر فرمایا ہے " اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے۔ جو قدیم سے چلا آتا ہے " علاوہ الہام کے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت اقدس کے نزدیک سحر کے ایک یہ بھی معنی ہیں۔ پس ضرور تھیں کہ لوگ آپ کو جادوگر ہی کہیں ۔

(۵) پھر براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۳ پر یہ الہام درج ہے نصرت وقالوا لات حین مناص ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع ویولون الدبر وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ اس کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ تجھ کو مدد دی جائے گی اور نصرت الٰہی تیرے شامل ہو گی۔ وہ کہیں گے کہ ہم تو ایک بھاری جماعت ہیں جو انتقام لے سکتے ہیں۔ اور عنقریب وہ بھاگ جائینگے اور منہ پھیر لینگے۔ خدا کے نشان کو دیکھ کر کہیں گے کہ یہ مکر ہے جو بہت پختہ ہے دیکھو یہاں سحر کے معنے حضور نے مکر فرمائے ہیں۔ اور مکار اور فریبی تو محمد حسین ثناء اللہ ابراہیم کے لٹریچر میں موجود ہے ۔

(۶) حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ پر الہام درج ہے۔ یقولون انی لک ھذا ان ھذا الا قول البشر واعانہ علیہ قوم آخرون افتاتون السحر وانتم تبصرون ھیھات ھیھات لما توعدون۔ (ترجمہ حضرت اقدس) اور لوگ کہینگے کہ یہ مقام تجھ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے۔ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔ اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ دانستہ پھنستے ہو۔ جو کچھ تم کو یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے " دیکھو یہاں لوگوں نے آپ کو سحر سے متہم کیا۔ ودم یہاں حضرت اقدس نے سحر کے معنے فریب کئے جس سے واضح ہو گیا کہ آپکو نعوذ باللہ فریبی کہنا بھی درحقیقت ساحر کہتا ہے۔ اور یہ لفظ نامبردہ مخالف مولویوں کے لٹریچر میں موجود ہے ان الہامات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو ساحر کہا جاتا ہے اور کہا جائیگا۔ اب اگر خواجہ صاحب کا قول درست ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو ساحر نہیں کہا گیا تو انکے نزدیک حضرت کا الہام جھوٹا ہوا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اور اگر ان کا یہی اعتقاد ہے تو انکو چاہیئے کہ احمدیت سے توبہ کریں۔ اور اگر ان الہامات کو سچا جانتے ہیں تو پھر اپنی اس غلطی کا اقرار کریں۔ اور اس زبردست دلیل کے لغو اور بیہودہ ہونے کا اعلان کریں جسکے ذریعے ان کا خیال تھا کہ اسمہ احمد کے مسئلہ کا بالکل فیصلہ ہی ہو جاتا ہے ۔

شاید خواجہ صاحب کہدیں کہ ان الہامات سے مراد کچھ اور ہے۔ تو گو اس کا جواب ہو سکتا ہے کہ وہی مراد اس آیت سے بھی ہو سکتی ہے جسمیں احمدؐ پر سحر کا الزام لگنے کا ذکر ہے۔ لیکن ہم خود حضرت مسیح موعود کی ایک شہادت نقل کر دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو جادوگر کہا گیا ہے۔ آپ ضمیمہ انوار الاسلام میں آتھم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آتھم کی نسبت پیشگوئی کیگئی تو کوئی کہتا تھا کہ مرنا کیا نئی بات ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب پہلے موت کا فتوے دے چکے ہیں کہ چھ مہینہ تک فوت ہو جائے گا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ بڈھا ہے کوئی کہتا تھا کمزور ہے۔ موت کیا تعجب ہے کوئی کہتا تھا کہ **جادو سے ماردینگے یہ شخص** (حضرت مسیح موعود) **بڑا جادوگر ہے**۔ اس شہادت کے ہوتے ہوئے ہر ایک انصاف پسند انسان سمجھ سکتا ہے کہ خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں کہاں تک دیانت سے کام لیا ہے۔ آپنے مخالفوں کی تمام کتب کا مطالعہ تو کیا لیکن حضرت مسیح موعود کی کتب میں یہ لکھا ہوا نہ دیکھ لیا کہ آپ کو لوگ جادوگر کہتے تھے۔ پھر اسکے علاوہ ایک اور حوالہ بھی ہے - پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت مسیح موعود کے تذکرہ (تذکرۃ المہدی) میں لکھتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود لودھیانہ میں تھے تو مولوی غلام نبی خوشابی وہاں آپکے خلاف لیکچر دینے آئے۔ اور بڑے زور سے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ چونکہ عالم آدمی تھے بہت شہرت ہوئی۔ ایک دن اسی محلہ میں جسمیں کہ حضرت رہتے تھے۔ ان کا وعظ ہوا بڑی تعریف ہوئی۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد لدھیانوی کے علاوہ اور مولوی بھی اس لیکچر میں موجود تھے سب نے تعریف کی۔ جب لیکچر ختم ہونے پر ایک جم غفیر کے ساتھ گھر چلے تو راستہ میں حضرت مسیح موعود زنانہ مکان سے مردانہ کو جاتے ہوئے سڑک پر مل گئے۔ حضرت نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا انہوں نے بھی بڑھایا مصافحہ کے بعد ہاتھ میں ہاتھ دئے حضرت مردانہ کی طرف انکو لیگئے۔ لوگوں میں شور پڑ گیا کہ یہ کیا غضب ہوا۔ ہمراہیوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ ایک نے کہا کہ مولوی صاحب نے حماقت کی کہ ساتھ چلے گئے۔ دوسرے نے کہا " مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کر دیا ہو گا۔ ساتھ جانا مناسب نہیں تھا " اسی طرح مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے اپنی دونوں تفسیروں میں آیت یعلمون الناس السحر کے نیچے نوٹ لکھتے ہوئے ہاروت ماروت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کو تشبیہ دی ہے۔ اور وہ ہاروت ماروت کو ساحر جادوگر سمجھتا ہے۔ پس خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو ساحر کبھی نہیں کہا گیا۔ اول تو قرآن کریم کے خلاف ہے - پھر احادیث کے خلاف ہے پھر لغت کے خلاف ہے۔ پھر امر واقعہ کے خلاف ہے - اور میں حیران ہوں کہ خواجہ صاحب نے ایک باطل امر کا اسقدر تحدی سے کیوں دعوے کیا اور نہ سوچا کہ بلا سوچے سمجھے بات کہدینا دیانت کے خلاف ہے۔ اگر یہ امر ایسا صاف نہ ہوتا جیسا کہ ہے تو ہم اُسے غلطی کہہ سکتے تھے۔ لیکن جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس دعوے میں خواجہ صاحب کو قرآن کریم حدیث لغت الہام مسیح موعود اور واقعات دھکے دے رہے ہیں تو اسکے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ خواجہ صاحب نے اس غیظ و غضب کے قبضہ میں آکر جو وہ مجھ سے اور میرے احباب سے رکھتے ہیں۔ اُن شرفا کے اعتبار سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا جو انکو ایک محقق خیال کر کے انکے معلومات سے فائدہ اٹھانے آئے تھے۔ لیکن شاید ہی کسی لیکچرار نے اپنے سامعین کے ساتھ ایسا بے رحمانہ معاملہ کیا ہو گا۔ جو خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر کے سامعین سے کیا اور نہ سمجھے کہ جب لوگوں کو معلوم ہو گا کہ خواجہ صاحب کس طرح واقعات کے خلاف قرآن کریم واحادیث کی تشریحات کے خلاف اپنی لسانی وچرب زبانی سے انکو دھوکا دیگئے ہیں تو وہ انکی نسبت کیا خیال کرینگے ۔

ممکن ہے کہ خواجہ صاحب اس موقعہ پر یہ دعویٰ کریں کہ ہم نے تو مخالفین کے لٹریچر میں جادوگر کا لفظ دکھانے کا دعوے کیا ہے یہ تو نہیں کہا کہ لوگ ایسا کہتے تھے یا نہیں مگر آپکا یہ عذر بھی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں لفظ قالوا ھذا سحر مبین ہے نہ کہ کتبوا۔ کہ زبانی قول کا اعتبار نہ ہو جبکہ قالوا ہے۔ جس کے معنے ہیں **کہا**۔ تو خواہ تحریر ہو یا تقریر دونوں مفہوم اس لفظ کے ہو سکتے ہیں۔ اور ایک مفہوم کی تعیین کسی طرح جائز نہیں اور پھر کوئی شخص یہ بھی اعتراض کر سکیگا کہ اگر یہ شرط ہے کہ مخالفوں نے

تحریراً کہا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی مخالفوں کی تحریرات سے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ انہوں نے آپکو ساحر لکھا ہو۔

دوسرا شبہ شاید خواجہ صاحب یہ پیش کریں کہ مرزا صاحب کے بعض مخالفوں نے گو انکو ساحر کہا ہو۔ لیکن سب نے نہیں کہا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں سب کی شرط نہیں۔ اور اگر سب کی شرط فرض کر لیجائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سب نے ساحر نہیں کہا۔ اور اگر کہا ہے تو خواجہ صاحب اس کا ثبوت دیں ہم تو قرآن کریم میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ بل قالوا اضغاث احلام بل افتراہ بل ھو شاعر۔ یعنی آپ کو بعض لوگ کہتے کہ آپ ساحر ہیں (جیسا کہ اس سے پہلی آیات سے ثابت ہے) اور بعض کہتے کہ نہیں کچھ پریشان خوابیں آجاتی ہیں۔ بعض کہتے نہیں جی جھوٹا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ایک شاعر ہے اپنی دھن میں شعر کہتا ہے۔ اور ایک مزاح کرتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) دوسری آیات سے معلوم ہوتا ہے مجنون بھی کہتے تھے پس آپ کو بھی سب ساحر نہ کہتے تھے بلکہ بعض لوگوں کا ایسا خیال تھا اور یہ خیال ہمیشہ جہّال میں ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اب بھی لاکھوں جہّال حضرت مسیح موعودؑ کو ساحر سمجھتے ہیں۔ اور پنجاب کا کوئی شہر ایسے لوگوں سے خالی نہیں جو آپ کو ساحر نہ خیال کرتے ہوں۔ اور کوئی تعجب نہیں کہ خواجہ صاحب کے لیکچر میں ہی اس وقت کئی لوگ موجود ہوں جو خواجہ صاحب کے اس دعوے پر دل ہی دل میں ہنس رہے ہوں چنانچہ کئی لوگوں نے آپ کے اس دعوے کو سنکر یہاں بھی اور باہر بھی بیان کیا ہے کہ ہم خود حضرت صاحب کو ساحر سمجھا کرتے تھے دس پندرہ دن ہی ہوئے ہیں کہ لاہور کے ضلع سے ایک دوست کا خط میرے نام آیا تھا کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی جو لاہور چینی مسجد کے امام ہیں انہوں نے ان سے کہا کہ میں تو اس سے یہی نتیجہ نکالتا تھا کہ مرزا صاحب جادوگر بھی ہے۔ غرض اگر سب لوگوں کے ساحر کہنے کی شرط ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نہیں پائی جاتی۔ اور اگر ایک جماعت کے کہنے سے بھی مدعا حاصل ہو جاتا ہے تو اب تک بھی ہزاروں آدمی موجود ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کو جادوگر خیال کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو مکہ کے لوگوں کا خیال تھا وہ ذیل کی حدیث سے بھی اچھی طرح ظاہر ہو جاتا ہے۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ابو جہل اور مکہ کے کچھ اور سرداروں نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معاملہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ پس اگر کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو سحر اور کہانت اور شعر تینوں علوم کو جانتا ہو۔ وہ جا کر آپ سے گفتگو کرے۔ اور ہمیں آکر بتائے کہ آپ کیا ہیں۔ اس پر عتبہ ابن ربیعہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے شعر اور کہانت اور سحر سنے ہیں اور یہ علوم سیکھے بھی ہیں اور اگر تینوں باتوں میں سے کوئی اس پر صادق آئی تو وہ مجھ سے مخفی نہ رہے گا۔ پھر آپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ اچھے ہیں یا ہاشم آپ اچھے ہیں یا عبد المطلب۔ آپ نے اسکی بات کا جواب نہ دیا پھر اس نے کہا کہ آپ ہمارے معبودوں کو گالیاں کیوں دیتے ہیں اور ہمارے باپ دادوں کو گمراہ کیوں قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ ریاست چاہتے ہیں تو ہم اپنے جھنڈے آپ کے لئے باندھا کرینگے۔ اگر مال چاہتے ہیں تو اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ آپ اور آپ کی اولاد کے لئے کافی ہو۔ اگر نکاح کی خواہش ہو تو قریش کی بیٹیوں میں سے جو عورتیں پسند آئیں۔ انمیں سے دس چن لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بھی خاموش رہے۔ پھر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حٰم تنزیل من الرحمن الرحیم پڑھنا شروع کیا۔ جب آیت فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود (پارہ ۲۴ رکوع ۱۵) پر پہنچے تو عتبہ نے آپ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا کہ میں آپکو قرابت کا واسطہ دیتا ہوں کہ بس کریں۔ اور اپنے گھر واپس آگیا۔ اور گھر سے باہر نکلنا ترک کر دیا۔ جب کچھ مدت تک نہ نکلا تو ابو جہل نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے وہ مسلمان ہو گیا شاید ان کا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فداہ ابی وامی) کھانا اسے پسند آگیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے اسے کچھ حاجت ہے۔ چلو اس کے پاس چلیں۔ جب سب ملکر اسکے پاس گئے تو ابو جہل نے کہا کہ شاید تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اگر کچھ حاجت ہو تو ہم اسقدر روپیہ دیدیتے ہیں کہ انکی حاجت نہ رہے۔ اس پر عتبہ کو طیش آگیا۔ اور اس نے کہا کہ آئندہ میں اس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسی فداہ) سے کبھی نہ بولونگا۔ اور کہا کہ تم جانتے ہو۔ میں سب قریش سے مالدار ہوں لیکن جب میں آپکے پاس گیا تو آپ نے مجھے وہ کچھ سنایا جو خدا کی قسم نہ سحر تھا نہ شعر تھا نہ کہانت تھی۔ انہوں نے اس اس طرح سنایا۔ لیکن جب وہ فلاں آیت تک پہنچے تو میں نے قرابت کا واسطہ دیکر انکو چپ کرایا۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پس میں ڈرا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں اسکے باعث قریش پر عذاب ہی نہ آجائے (روح المعانی جلد ۷ صفحہ ۴۸۷)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرداران قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں کسی خاص فیصلہ پر نہ پہنچے ہوئے تھے۔ ہاں عوام بے شک سحر کا الزام لگاتے ہونگے۔ اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے سردار بھی۔ جیسے کہ اب بعض علماء اپنے مریدوں کو سحر کہتے ہیں۔ پس کوئی سی صورت لیلو۔ خواجہ صاحب کا دعوٰے محض باطل اور لغو ثابت ہوتا ہے بلکہ ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن کریم اور احادیث سے ناواقف ہیں۔ اور محض ادھر ادھر کی خوشہ چینی سے اپنا کام چلا رہے ہیں۔ اور ان کو لوگوں کے خوش کرنے کے لئے اسبات سے بھی عار نہیں کہ جس میدان کے وہ اہل نہیں اسمیں بھی خیالات کے گھوڑے دوڑانے لگیں۔ اور اگر خواجہ صاحب کا دعوٰے درست ہے۔ اور اسقدر دلائل کے بعد اب بھی ان کا خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مطابق ہندوستانی محاورہ کے ساحر نہیں کہا گیا تو وہ اپنے ثبوت پیش کریں اور بجائے گالیاں دینے اور دعویٰ کرنے کے اسبات کو ثابت کریں کہ ان کا دعوٰے بے دلیل نہیں بلکہ بادلیل ہے۔ پھر لوگ خود فیصلہ کر لیں گے کہ کون حق پر ہے۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ فتح خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے نہ کہ انسانوں کی طرف سے پس انسانوں کو خوش کرنے سے کچھ نہیں بنتا ۔

آخر میں میں سیالکوٹ کے رہنے والے مسلمانوں ہندوؤں عیسائیوں سب سے ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے انسانوں کو کوئی نہیں تباہ کر سکتا۔ ابتداء دنیا سے خدا تعالیٰ کے ماموروں کا مقابلہ کرنے والے ہمیشہ ناکام رہے ہیں۔ خواہ وہ مامور شام میں آئے ہوں یا عرب میں یا ایران میں یا ہند میں یا چین میں۔ اور گو دنیا اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کو ابتداءً حقارت کی نظر سے دیکھتی آئی ہے لیکن خدا کی نصرت نے انہیں ہمیشہ دنیا میں سب سے بڑے عزت کے مقام پر بٹھایا ہے۔ اور بادشاہوں سے انکی غلامی کروائی ہے کیا اس وقت دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ خدا کے نبیوں حضرت موسیٰؑ حضرت مسیحؑ یا ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دعوٰے نہیں کرتے۔ اور کیا ہمیشہ سے ایسا ہی نہیں ہوتا چلا آیا؟ پس خدا تعالیٰ کے سلسلوں کو حقیر مت سمجھو کہ آخر حق کی فتح ہوتی ہے۔ اور سب اسکی طرف جھک پڑتے ہیں لیکن وہ جو پیشرو ہوتے ہیں خدا کے حضور میں وہی قبولیت کا درجہ پاتے ہیں۔ پس اے دوستو مسیح موعودؑ کے سلسلہ کو حقارت

سے مت دیکھو۔ اور دھوکا دینے والوں کے دھوکوں میں مت آؤ کہ وہ اپنے ساتھ تم کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر ایک شخص اپنی قبر میں آپ جائے گا۔ بس اپنے انجام کی فکر آپ کرو۔ اور دوسروں کی تحقیقات پر اپنے ایمان کا مدار مت رکھو۔ خدا کی راہیں وسیع ہیں۔ اور اس کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ اس نے ہدایت کو نہایت آسان بنایا ہے۔ اور ہر ایک قسم کے پیچوں سے اسے محفوظ رکھا ہے۔ پس ناامید مت ہو اور نہ یہ سمجھو کہ تم خدا کی بھیجی ہوئی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور تمہارا یہی کام ہے کہ جو کچھ تمہارے علماء تمہیں بتا دیں تم اسکے پیچھے چل پڑو!! اپنی آنکھیں کھولو۔ اور خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھو کہ وہ پیارا ایسا حسین ہے کہ جو ایک دفعہ اس کو دیکھ لے۔ پھر اس کے چہرہ سے نظر نہیں ہٹاتا۔ سوائے اس کے کہ جو ازلی شقی ہو۔ اور اسکی روحانیت مرچکی ہو۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہارے لئے اپنے قرب کے دروازے کھولدئے ہیں۔ اور خاتم النبیینؐ کے خدام میں سے ایک خادم کو نبوت و رسالت کا خلعت عطا پہنا کر تمہاری طرف بھیجا ہے۔ پس خدا کی نعمت کو رد نہ کرو کہ جو بادشاہوں کی نعمتوں کو رد کرتا ہے سزا پاتا ہے

اے اہالیان سیالکوٹ تمہیں دوسرے شہر والوں کی نسبت مسیح موعود کے دعوے پر زیادہ توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ تمہارے شہر میں وہ سات سال رہ چکا ہے۔ اور اسکے قول کے مطابق جیسا کہ آج سے چند سال پہلے وہ خود تم میں کھڑا ہو کر کہہ چکا ہے تمہاری سرزمین اُسے ایسی ہی پیاری تھی۔ جیسا کہ قادیان کی۔ وہ دن دور نہیں جبکہ سیالکوٹ کی زیارت کے لئے لوگ دور دور سے آئیں گے۔ اور ان مکانوں اور ان گلیوں پر نشان لگائے جائینگے۔ جنہیں مسیح موعود رہا۔ اور جہاں اس کے قدم پڑے۔ بہت ہیں جو اپنے شہروں کی عظمت کے لئے بعض اولیاء کی جھوٹی قبریں یا عبادتگاہیں بنالیتے ہیں لیکن خدا نے تمہارے شہر کو حقیقتاً بابرکت کر دیا ہے ایک دن ہوگا کہ جب دوسرے شہر تم پر حسد کرینگے۔ اور خواہش کرینگے کہ کاش! مسیح موعود ہمارے شہر میں رہتا مگر انکی حسرتیں پوری ہونے کے سامان نہ ہونگے۔ پس اس فضل کی قدر کرو۔ اور اسکی آواز پر کان دھرو کہ جب تم غور کرو گے تو حقیقت تم پر کھل جائیگی۔ اور دل اسکی صداقت کی گواہی دیگا۔ اور تم کہہ اٹھو گے کہ **احمد** تجھ پر اور تیرے آقا پر کروڑوں کروڑ برکتیں نازل ہوں کہنے والے نے کہدیا تھا کہ تجھے تیرے دشمنوں نے ساحر نہیں کہا۔ حالانکہ تیرے کلام کو پڑھ کر تو تیرے دوستوں کے دل بھی پکار اُٹھتے ہیں کہ تیرا کلام سحر ہے۔ لیکن حق سے پھیرنیوالا سحر نہیں بلکہ حق کی طرف پھیرنے والا۔ خدا تعالیٰ آپکے دلوں کو کھولے۔ اور آپکی آنکھوں کو روشنی بخشے تاکہ حق و باطل میں تمیز کر سکیں وآخر دعوٰینا ان الحمد للہ رب العلمین ٭

راقم مرزا محمود احمدؐ از قادیان ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء

دعوت الی الخیر

نامہ مدراس نمبر ۵

میںنے اپنے سفر منصوری میں اس امر کا ذکر کیا تھا کہ ایک انگریز کو تبلیغ کرتے ہوئے اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی انگریز مصنف نے بھی اپنی کتاب میں یہ ذکر کیا ہے کہ سری نگر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ منصوری میں تو وہ کتاب نہ ملی۔ لیکن لاہور میں مل گئی۔ اس کا نام ہے "فری لانس ان کشمیر" اور مصنف کا نام ہے میجر میک من یہ اٹھارہویں صدی کے وقائع ہیں۔ جن میں اس امر کو تسلیم کرتے ہوئے کہ سری نگر محلہ خان یار میں ایک ایسی قبر ہے جس کو وہاں کے باشندے قبر عیسیٰ نبی کی کہتے ہیں۔ اور اب تک لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ ایک ایسا قصہ بنایا گیا ہے کہ اٹھارہویں صدی میں کوئی عیسائی پادری وہاں رہتا تھا۔ تاکہ یہ سمجھا جائے کہ شاید وہی اس جگہ مرگیا ہو اور اسی کی قبر کو لوگوں نے عیسیٰ کی قبر سمجھ لیا۔ کتاب مذکور ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز کے زیر غور ہے۔ اور انشاء اللہ جلد اس پر مفصل ریویو کیا جائے گا۔ جس صورت میں کسی پورانی کتاب میں اس کا ذکر موجود ہے تو میجر صاحب کا یہ قیاس اور وہم فضول ہے کہ کوئی عیسائی پادری یہاں آکر مرگیا ہوگا۔ مسلمان کسی عیسائی پادری کو نبی صاحب نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال اس کتاب سے کم ازکم اتنا فائدہ ضرور ہے کہ انگریزی دان پبلک کے سامنے ایک عیسائی مصنف کی شہادت اس امر کی پیش ہوگئی ہے کہ محلہ خان یار کی قبر کو اہل کشمیر حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی قبر مانتے اور لوگوں کو دکھاتے ہیں ٭

نامہ نمبر ۴ لکھنے کے بعد ایک اور صاحب ساکن علاقہ رائچور کے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ فالحمد للہ۔ انکی درخواست بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بھیجی جاچکی ہے ٭

مدراس ایک بڑا شہر ہے۔ ۹ میل لمبائی اور پانچ میل چوڑائی میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلامی آبادی کم ہے۔ کوئی دسواں حصہ ہوگی اور انہیں بھی تعلیم یافتہ لوگوں کا حصہ بہت تھوڑا ہے۔ ہندو اکثر تعلیم یافتہ ہیں۔ انگریزی خوب جانتے ہیں اور بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ لیکن لباس میں سادہ ہیں۔ پاؤں سے اکثر ننگے رہتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے سرکاری عہدہ دار ننگے پاؤں نہ صرف گھر میں بلکہ بازار اور دفتر میں بھی رہتے ہیں۔ اکثر ڈاڑھی مونچھ سب کا صفایا رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قدیم سے یہاں کے ہندوؤں کا یہی طرز ہے۔ پنجاب میں اسے کرزن فیشن کہتے ہیں مگر یہاں کے ہندو لارڈ کرزن بہادر کے ہند میں آنے سے قبل بھی یہی فیشن رکھتے تھے۔ میرے خیال میں اس کا نام زنانہ فیشن رکھنا چاہیئے۔ اب تو یورپ سے بھی یہ آواز آئی ہے کہ ڈاڑھی رکھنی چاہیئے۔ میدان جنگ تک میں داڑھی کا ہونا ضروری خیال کیا گیا ہے کہ گلے کو سردی لگ جانے اور دیگر بیماریوں سے بچاتی ہے سبحان اللہ والحمد للہ کہ شریعت اسلام کے احکام کیسے حکمتوں سے پُر ہیں ٭

۱۰۔ اکتوبر کی شام کو تھی اسٹک سوسائٹی کے مکان میں ایک لیکچر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہوا۔ سامعین سب ہندو تھے مگر آزاد خیال لیکچرار نے یہ بیان کیا کہ الٰہی ہستی ایک راز ہے۔ سائنس اسکو نہیں پہنچ سکتی۔ لیکچرار کی تقریر کے بعد میںنے بھی چند منٹوں کا موقعہ پایا اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت انبیاء کا وجود اور اس زمانہ میں حضرت نبی اللہ احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود پیش کیا جس سے سامعین پر خاص اثر ہوا۔ اور کئی ایک نوجوانوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں پھر بھی ان سے ملا کروں ٭

۱۹۔ اکتوبر کی شام کو میں برادرم سیٹھ احمدؐ صاحب کی ملاقات سے واپس اپنے مکان پر آنیکے واسطے ایک ٹریم پر سوار ہوا جو آدمیوں سے پر تھی۔ بیٹھنے کو جگہ نہ تھی۔ ایک طرف میں کھڑا ہو گیا اور ٹریم کے سواروں کو مخاطب کر کے (انگریزی میں) کہا۔ صاحبان میرے واسطے بیٹھنے کی جگہ نہیں آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوں اس سے فائدہ اٹھا کر میں کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ سنئے میں پنجاب کا رہنے والا ہوں میرے مقام رہائش کا نام قادیان ہے۔ اور میں آپکو خوشخبری سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک بڑا مصلح بھیجا ہے جیسا کہ کرشنؑ اور موسیٰؑ اور مسیحؑ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پہلے زمانوں میں گذرے ہیں۔ ایسا ہی یہ خدا کی طرف سے نبی ہو کر آیا ہے اس کا نام ہے احمدؐ اور مقام ہے قادیان۔ جنہوں نے اُسے دیکھا اور قبول کیا اور بڑی برکت پائی" اس پر سب لوگ متوجہ ہو گئے۔ اور جہاں مجھے اترنا تھا۔ وہاں تک حضرت کے حالات لوگوں کو سناتا آیا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ راہ چلتے بھی تبلیغ کا موقعہ مل گیا۔ یہاں ہر شئے گراں ہے۔ گھی ۱۲ سیر۔ دودھ پانچ آنے سیر۔ گوشت سات آنے سیر۔ دن کو گرمی رہتی ہے مگر رات خوب ٹھنڈی ہوتی ہے۔ مچھر بہت ستاتا ہے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء